اس کتاب میں فاضل مصنف نے اسلام اور اس کے لائے ہوئے نظامِ حیات کے مختلف گوشوں کا نہایت اچھے انداز میں تعارف پیش کیا ہے۔ اعتقادی مسائل کی تصریح میں انہوں نے یونانی علم کلام اور طرزِ استدلال کو چھوڑ کر نیا طرزِ استدلال اختیار کیا ہے۔ یُوں تو یہ ساری کتاب کافی دلچسپ ہے لیکن اس کا وہ باب جس میں انہوں نے دین کے جامع تصور پر بحث کی ہے بڑا زوردار ہے۔ البتہ ایک بات اس پوری کتاب میں یہ کھٹکتی ہے کہ فاضل مصنف نے بعض مغربی مفکرین اور اسلام پسند اہلِ علم کی پیروی میں قوانینِ طبعی اور قوانینِ شرعی میں فرق نہیں کیا اور قوانینِ طبیعی کو اس انداز سے پیش کیا ہے گویا کہ وہ شریعت کے ضابطے ہی ہیں۔

کتاب کا معیارِ طباعت خاصا اونچا ہے۔ پاکستان میں یہ کس مکتبے سے مل سکتی ہے اس کی کوئی صراحت نہیں کی گئی۔

قصیدہ نعتیہ جن۔ عمرو الجنی | تشریح و اردو ترجمہ: مولانا رحمت علی خاں سامی گجراتی۔ شائع کردہ: مکتبہ ظفر ناشر قرآنی قطعات، گجرات۔ صفحات ۸۰۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے۔

یہ نعتیہ قصیدہ ایک عمرو الجنی نامی جن کا ہے۔ مترجم اور شارح کو یہ قصیدہ مولانا مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی سے ملا۔ انہیں یہ کہاں سے اور کیسے پہنچا، یہ بات متحقق نہیں ہو سکی۔ بہرحال نعتِ رسول اور عربی زبان و ادب، خصوصاً اس کے قدیم طرز سے محبت رکھنے والے اس میں دلچسپی کا کافی سامان پائیں گے۔ اس قصیدے کی زبان اتنی اَدَق اور مُغلَق ہے کہ مولانا رحمت علی خاں سامی جیسے فاضل ہی اس کا ترجمہ اور تشریح کر سکتے ہیں۔ کتاب کو نہایت خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔

مکاتیب بہادر یار جنگ | ناشر: بہادر یار جنگ اکادمی، بی اے۔ ۱۴، لے سراج الدولہ روڈ، بہادر آباد، کراچی۔ قیمت دس روپے۔ جلد خصوصی پندرہ روپے۔ صفحات ۴۳۸۔

گذشتہ نصف صدی میں امتِ مسلمہ کے غم خواروں، بہی خواہوں اور رہنماؤں میں جن چند ہستیوں کے نام ملتے ہیں اُن میں نواب بہادر یار جنگ کا اسمِ گرامی خاص امتیاز کا حامل ہے۔ نواب صاحب مرحوم نے